عذبہ، حمائل اور بیضاء ناموں کے متعلق وضاحت

مجیب: مولانا محمد سعید عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-1865

تاریخ اجراء: 05 محرم الحرام 1445 ھ/24 جولائی 2023 ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

۔۔عَذْبَہ۔۔حَمَائِل۔۔۔بَیضَاء،،ان میں سے کونسا اپنی بیٹی کا نام رکھنا چاہئے ؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

لغت کے اعتبار سے عَذبَہ (ذال ساکن کے ساتھ) کے معنی پاکیزہ خوشگوار پانی کے ہیں۔

اور حَمَائِل کے مختلف معانی ہیں، جن میں ایک معنی گلے میں ڈالنے کی چیز، تلوار کا پر تلا وغیرہ ہیں۔

جبکہ بَیضَاء کے معنٰی ہیں: "روشن، سفید۔"

آپ اپنی بیٹی کا نام بیضاء رکھیں، یہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری صحابیہ رضی اللہ تعالی عنہا کا نام ہے۔

لسان العرب میں ہے: ”عذب: العَذْبُ مِنَ الشَّرابِ والطَّعَامِ: كُلُّ مُسْتَسَاغٍ. والعَذْبُ: الماءُ الطَّيِّبُ. ماءةٌ عَذْبَةٌ ورَكِيَّةٌ عَذْبَةٌ. وَفِي الْقُرْآنِ: هَذَا عَذْبٌ فُراتٌ“ ترجمہ: عذب ہر اس کھانے پانی کو کہا جاتا ہے جو بآسانی گلے سے اتر جائے اور العذب پاکیزہ پانی کہلاتا ہے کہا جاتا ہے پاکیزہ پانی اور پاکیزہ مشکیزہ اور قرآن میں ہے: یہ میٹھی نہر ہے۔ (لسان العرب، ج 1، ص 583، العین المھملہ، دار صادر)

مختار الصحاح للرازی میں ہے: ”والمِحمَل بوزن المرجل علاقة السيف وهو الذي تلقده المتقلد وكذا الحمالة بالكسر والجمع الحمائل بالفتح“ ترجمہ: اور محمل مرجل کے وزن پر ہے یہ تلوار کا پر تلا ہے اور یہ وہ ہے جس کو لٹکانے والا شخص گلے میں لٹکاتا ہے اور اسی طرح حمالہ (حاء کے کسرہ کے ساتھ) ہے اور اس کی جمع فتح کے ساتھ حمائل ہے۔ (مختار الصحاح للرازی، باب الحاء، ج 1، ص 167، مکتبہ لبنان ناشرون)

فیروز اللغات میں ہے: ”حمائل (حَ۔ما۔اِل) (ع۔ا۔مث) (1): گلے میں ڈالنے کی چیز۔پر تلا تلوار کا (2): چھوٹی تقطیع کا قرآن شریف جسے گلے میں لٹکا سکیں (3): ایک زیور“۔(فیروز اللغات، ص609، فیروز سنز)

فیروز اللغات میں ہے: ”بیضاء۔۔روشن، سفید“۔(فیروز اللغات، ص256، فیروز سنز)

صحابیات طیبات کے ناموں میں ”البیضاء الفھریۃ“ کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔رضی اللہ تعالی عنھن۔(الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، ج8، ص54، مطبوعہ: بیروت)

مرآۃ میں ہے ”اچھے نام کا اثر نام والے پر پڑتا ہے، اچھا نام وہ ہے جو بے معنی نہ ہو جیسے بدھوا، تلوا وغیرہ اور فخر و تکبر نہ پایا جائے جیسے بادشاہ، شہنشاہ وغیرہ اور نہ برے معنی ہوں جیسے عاصی وغیرہ۔بہتر یہ ہے کہ انبیاء کرام یا حضور علیہ السلام کے صحابہ عظام، اہلبیت اطہار کے ناموں پر نام رکھے جیسے ابراہیم و اسمعیل، عثمان، علی، حسین و حسن وغیرہ عورتوں کے نام آسیہ فاطمہ، عائشہ وغیرہ اور جو اپنے بیٹے کا نام محمد رکھے وہ ان شاء اللہ بخشا جائے گا اور دنیا میں اس کی برکات دیکھے گا“۔(مرآۃ المناجیح، ج5، ص30، ضیاء القرآن، پبلیکیشنز، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم